غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے پوسٹ بھیجی تھی جس میں عنوان کے طور پر لکھا تھا "غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز" اور نیچے سورۃ المائدۃ کی یہ آیت مبارکہ لکھی تھی "و ما اھل لغیر اللّٰہ بہ" یعنی اور (تم پر حرام قرار دیا گیا ہے) ہر اس چیز کو جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔ " تو کیا یہ درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولیائے کرام کی نذر و نیاز کو حرام قرار دینا شرعا درست نہیں ہے۔ اور اس پر بتوں والی آیت فٹ کرنا بھی درست نہیں ہے۔

بخاری شریف میں ہے

"و کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال: إنھم انطلقوا إلی آیات نزلت في الکفار، فجعلوھا علی المؤمنین۔"

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان (یعنی خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: یہ ان آیات کو لیتے ہیں جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں، اور ان کو مسلمانوں پر فٹ کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری، باب قتل الخوارج والملحدین الخ، جلد 9، صفحہ 16، مطبوعہ: مصر)

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ:

قرآن پاک کی اِس آیت مبارکہ میں اُن جانوروں کی حرمت کا بیان ہے جنھیں ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو جیسے زمانہ جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے، اس آیتِ مبارکہ کے ترجمے کو ہی بدل دینا اور اس سے حلال کھانوں کی حرمت ثابت کرنا پرلے درجے کی جہالت اور شریعتِ مطہرہ پر افترا و تہمت ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے :

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۖ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلہ گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان (باطل معبودوں کے مخصوص نشانات) پر ذبح کیا گیا۔ (پارہ 06، سورۃ المائدۃ، آیت 03)

متعدد تفاسیر قرآن مثلاً تفسیر کبیر، احکام القرآن للجصاص، حاشیہ صاوی علی جلالین، حاشیہ جمل علی جلالین، تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیر روح المعانی وغیرہ میں اس آیت کریمہ کے تحت مذکور ہے

(والنظم ھذا للرازی) "والاھلال رفع الصوت۔۔۔وکانوا یقولون عند الذبح باسم اللات والعزی فحرم اللہ تعالیٰ ذلک"

ترجمہ : اہلال سے مراد آواز کو بلند کرنا اور کفارِ عرب ذبح کے وقت لات عُزیٰ کا نام لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرما دیا۔ " (تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 283، مطبوعہ لاہور)

اور احکام القرآن کے الفاظ یہ ہیں :

"ولا خلاف بین المسلمین أن المراد بہ الذبیحۃ اذا أھل بھا لغیر اللہ عند الذبح"

ترجمہ : مسلمانوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آیت میں مراد وہ جانور ہے۔ جس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو۔ " (احکام القرآن للجصاص، جلد 1، صفحہ 176، مطبوعہ کراچی)

آیت مبارکہ کے انڈرلائن حصے کی تفسیر میں، تفسیر خزائن العرفان میں ہے : "وہ جانور جس کے ذَبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بُتوں کے نام پر ذَبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذَبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیرِ خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے، عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو، ان کو غیرِ وقتِ ذَبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذَبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے، وہ حلال و طیّب ہیں۔ اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے۔ جس کو ذَبح کرتے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو، وہابی جو ذَبح کی قید نہیں لگاتے وہ

آیت کے معنیٰ میں غلطی کرتے ہیں اوران کا قول تمام تفاسیرِ معتبرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنیٰ کو بننے نہیں دیتی کیونکہ "مَآ اُهِلَّ بِهٖ" کو اگر وقتِ ذبح کے ساتھ مقیّد نہ کریں تو "اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ" کا استثناء اس کو لاحق ہو گا اور وہ جانور جو غیرِ وقتِ ذبح میں غیرِ خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ "اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ" سے حلال ہو گا، غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں" (خزائن العرفان، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ03)

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من ذبح لضيف، ذبيحة كانت فداءه من النار"

ترجمہ: جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ دوزخ کی آگ سے اس کا فدیہ ہو گا۔ (کنز العمال، کتاب الضیافۃ، الفصل الاول، جلد9، صفحہ245، حدیث25852، مؤسسۃ الرسالۃ)

درمختار میں ہے

"لو ذبح للضيف لا يحرم لانه سنة الخليل واكرام الضيف اكرام الله تعالى"

ترجمہ: جس نے مہمان کے لیے ذبح کیا تو وہ حرام نہیں ہو گا کیونکہ یہ خلیل علیہ السلام کی سنت اور مہمان کا اکرام ہے اور مہمان کا اکرام اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"قال البزازی ومن ظن انه لا يحل لانه ذبح لاكرام ابن اٰدم فيكون اهل به لغير الله تعالى فقد خالف القراٰن والحديث والعقل فانه لا ريب ان القصاب يذبح للربح ولو علم انه نجس لا يذبح فيلزم هذا الجاهل ان لا ياكل ماذبح القصاب وماذبح للولائم والاعراس والعقيقة"

ترجمہ: بزازی نے کہا: اور جس نے گمان کیا کہ وہ اس لئے حلال نہیں کہ اس کو بنی آدم کے اکرام کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو یہ غیر اللہ کے نام سے ذبح ہوا، تو اس نے قرآن و حدیث اور عقل کے خلاف بات کی، کیونکہ بلاشبہہ قصاب نفع کے لئے ذبح کرتا ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ یہ نجس ہے تو وہ ذبح نہ کرے، تو ایسے جاہل کو چاہیے کہ وہ قصاب کے ذبح کردہ کو نہ کھائے اور ولیمہ اور شادی اور عقیقہ کے لئے ذبح کردہ بھی نہ کھائے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد9، صفحہ515، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4164

تاریخ اجراء: 02ربیع الاول1447ھ/27اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net